© rasailojaraid.com

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کیا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے وصی تھے؟

پروفیسر محمد حمزہ نعیم

حسن سے پوچھو علی سے پوچھو تم اس کے بارے نبی سے پوچھو
اندھیری شب میں چراغ بن کر وہ ساری دنیا میں ضَوفشاں تھا

آج کی مختصر نشست میں ہم ایک ایسی بات کا ذکر کیا چاہتے ہیں جو اپنی عمر کی مستعار گھڑیوں میں کسی عالم، کسی قدیم وجدید علم کے حامل سے نہ سنی اور سنی تو ایسے شخص سے سنی جو کہتا ہے تمھیں بنی امیہ سے کیا ملے گا۔ میں نے کہا بنی فلاں، بنی فلاں کسی سے کچھ نہ ملے گا۔ پسرِ نوح کو نوح علیہ السلام سے، پدرِ ابراہیم کو سیدنا ابراہیم سے، نوح اور لوط علیہما السلام کی بیویوں کو ان کے خاوند نبیوں سے کچھ نہ مل سکا۔ خود باندی آزاد کر کے میلادِ مصطفیٰ منانے والے ابولہب ہاشمی کو اور طالب، ابی طالب ہاشمی سرداروں کو سید ولد آدم علیہ السلام سے صرف محرومی ملی جب کہ حبشہ کے بلال، روم کے صہیب اور ایران کے سلمان کو دو جہاں کی کامیابیاں مل گئیں (رضی اللہ عنہم) یہاں تو فلاں ابن فلاں نیست......اور ہمیں تو جو ملا اصحابِ رسول سے ملا رضی اللہ عنہم۔

خیر عرض کر رہا تھا کہ آج کی ایک نہایت اہم با حوالہ ثبوت حاضر کر رہا ہوں۔ پہلے چند ضروری تمہیدی باتیں پیش خدمت ہیں۔ اجداد نبی میں قُصَی کے تین بیٹے عبدالدار، عبدالعزیٰ اور عبد مناف ہوئے۔ عبد مناف چوتھی پشت میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا ہیں اور وہ پانچویں پشت میں سیدنا ابوسفیان کے دادا ہیں۔ عبد مناف کے چار بیٹے سردار ہوئے، عبد شمس، نوفل، مُطَّلِب اور ہاشم۔ ان چاروں کی اولاد کو بنی عبد مناف کہا جاتا ہے۔ بنی عبد مناف کہ کر ابوجہل نے مقابلہ کی ٹھانی تھی اور سیدنا عباس نے بنی عبد مناف کہہ کر فتح مکہ کے موقعہ پر حضرت عمر کے سامنے حضرت ابوسفیان کی حمایت کی تھی۔ عبیدہ بن حارث بن مُطَّلِب غزوۂ بدر میں شہید اوّل ہیں وہ ہاشمی نہیں ہاشم کے بھائی کے پوتے تھے۔ سیدنا ابو سفیان کی اسلام میں داخلہ میں تاخیر کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ بنی عبد مناف، بنی عبد شمس اور بنی امیہ تینوں بڑے خاندانوں کے سردار تھے اور ایک وجہ یہ تھی کہ وہ قریش اور قبائل مکہ کے جنگی اور دفاعی امور کے ذمہ دار اور قریش کے قومی پرچم عقاب کے علمبردار تھے۔ جنگی خدمات کے علاوہ انھوں نے مکہ مکرمہ میں ایک تعلیمی ادارہ کی بنیاد رکھی تھی اور آغازِ اسلام میں جو سترہ اٹھارہ افرادِ قریش بشمول سیدنا عمر بن خطاب اور سیدنا معاویہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے انھوں نے اسی مدرسہ سے تعلیم حاصل کی تھی (تاریخ مکہ) قربت اور دوستی بنی عبد مناف کی شاخوں بنی ہاشم بنی عبد شمس اور بنی امیہ میں ایسی تھی کہ حرب بن امیہ، جد النبی حضرت عبدالمطلب کے ندیم کہلاتے تھے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت عبدالمطلب نے اپنی دو بیٹیوں کی شادی کریز بن ربیعہ اور حارث بن حرب کے ساتھ کر دی تھی۔ یہ ایسے رشتے ہیں جن کا انکار ناممکن ہے۔ دونوں عزیز بیٹیاں بنی امیہ خاندان میں بیاہی تھیں۔ پھر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیٹی بنی عبدشمس کے ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے نکاح میں اور یکے بعد دیگرے دو بیٹیاں سیدنا عثمان بن عفان اموی کے نکاح میں دی تھیں۔ سیدنا حسین نے اموی سردار ابوسفیان کی بہن میمونہ کی بیٹی سے شادی کی اور نبی مکرم نے سیدنا ابو سفیان کی بیٹی سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو نجاشی شاہ حبشہ کے ذریعے پیغام بھیج کر نکاح کا شرف بخشا تھا۔ اور سیدنا ابوسفیان ابھی داخل اسلام بھی نہ ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا تھا ”ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کے ہم کفو ہیں۔“ یہ رشتے ناتے حادثۂ کربلا کے بعد بھی جاری رہے جو بنی عبدمناف کی ہاشمی، عبشمی اور اموی شاخوں میں محبت ومودت کی دلیل ہیں۔ اس وقت ہمارا یہ موضوع نہیں ہے...... سیدنا عثمان بن عفان کے دادا العاص، سیدنا معاویہ کے دادا حرب کے بھائی تھے اس طرح گویا چچازاد بھائی ہوکر وہ قصاص عثمان کے مطالبے میں حق بجانب تھے۔ سیدنا امیر معایہ، سیدنا عمر بن خطاب کے بعد سیدنا عثمان کی طرف سے شام کے گورنر بھی تھے اس لحاظ سے بھی وہ قصاص عثمان کا مطالبہ کر رہے تھے جب کہ ایک عام صحابی سے کبار صحابہ تک مثلاً سیدنا طلحہ الخیر، سیدنا زبیر بن عوام (حضرت علی کے پھوپھی زاد بھائی) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم بھی قصاصِ عثمان کا مطالبہ اس لیے کر رہے تھے کہ خونِ عثمان اتنا مقدس اور قصاص اتنا ضروری ہے کہ اس کے لیے ہم غزوۂ حدیبیہ میں نبی مقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت علی الموت بھی کر چکے ہیں۔ یہ تین وجوہات ہوگئیں (۱) بحیثیت چچازاد بھائی ہونے کے (۲) بحیثیت ان کی طرف سے ذمہ دار (گورنر) مقرر ہونے کے (۳) غزوۂ حدیبیہ میں نبی مقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قصاص عثمان کے لیے بیعت لینے کی وجہ سے۔ چوتھی اور شاید سب سے اہم وجہ وہ تین میں سے تیسری پیشکش یا تجویز ہے جو حضرت امیر معاویہ نے عرض کی تھی اور حضرت عثمان نے ان کو وصی بنا دیا تھا، اگر علماء حضرات حضرت عثمان کے اس وصی بنانے کا ذکر وضاحت کے ساتھ کر دیا تو یہ الزام کہ انھوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیعت سے انکار کیا تھا، اس کی توجیہہ اور وضاحت آسان ہو جائے۔ یہی بات مجھے محترم رفیق پروفیسر خان محمد چاولہ (سابق صدر شعبہ عربی وعلوم اسلامیہ گورنمنٹ کالج لاہور) نے بتائی کہ مولانا مودودی نے اپنے مقصد کی روایتیں تو لے لیں مگر جو روایت ان کے خلاف جاتی تھی وہ نہیں لی۔

الامامه و السياسية (منسوب بہ ابن قتیبہ دینوری) صفحہ ۲۹ پر لکھا ہے:

حضرت معاویہ نے سیدنا عثمان کو تین باتیں پیش کی تھیں تیسری: ”**قَالَ اِجْعَلْ لِّيَ الطَّلَبَ بِدَمِکَ اِنْ قُتِلْتَ قَالَ نَعَمْ هٰذِهٖ لَکَ اِنْ قُتِلْتُ فَلَا يَطِلُّ دَمِيْ**“

ہاں اگر میں شہید ہو جاؤں تو تو میرے خون کا مطالبہ کرے گا یہ تجھے اختیار دیتا ہوں۔ میرا خون رائیگاں نہ جائے۔ اس طرح سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے عم زاد بھائی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ولی الدم اور وصی الدم بھی تھے تو مطالبہ قصاص ان کو ضروری تھا۔

© rasailojaraid.com